چھن چھنگلو
اور مکار بڑھیا

نمبر 6

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

# چھن چھنگلو

## اور مکّار بڑھیا

مظہر کلیم ایم اے



کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

**چھن چھنگلو** اور پنگلو خوفناک بونوں سے نپٹنے کے بعد دنیا کی سیر کرتے کرتے ایک ایسے شہر میں جا پہنچے جو بہت بڑا تھا۔ اس کے گرد بہت اونچی فصیل تھی اور اس کا ایک ہی دروازہ تھا جو ہر وقت بند رہتا تھا۔ صرف بادشاہ کی اجازت سے دروازہ کھولا جاتا تھا۔ شہر کے اردگرد چاروں طرف گھنا جنگل تھا۔ جس میں شیر چیتے اور ہر قسم کے درندے اور جانور رہتے تھے۔ اس شہر کا نام گامٹ تھا اور اس کا بادشاہ ایک نوجوان آدمی ''پاگاما'' تھا جو اپنے عدل و انصاف اور رحمدلی کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا۔ چھن چھنگلو کے لئے تو ظاہر ہے فصیل کا بند دروازہ رکاوٹ نہیں بن سکتا تھا۔

وہ پنگلو کو لئے اندر پہنچ گیا اس وقت رات تھی اور پورا شہر خاموش تھا۔ گھروں کے دروازے بند تھے اور گلیوں میں صرف کتے موجود تھے۔

چھن چھنگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گلیوں میں چوکیدار بھی نہیں تھے حتیٰ کہ پورے شہر میں ایک بھی آدمی گھر سے باہر نکلا ہوا نظر نہیں آرہا تھا۔ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس شہر میں ایک بھی آدمی نہ رہتا ہو۔

”صبح اس شہر کی سیر کریں گے۔ خاصا بڑا شہر لگتا ہے۔“ ___ چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ مگر یہاں اتنی خاموشی کیوں ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے شہر کے لوگ کسی چیز سے خوفزدہ ہوں۔“ پنگلو بندر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر صحیح صورت حال کا علم تو دن کو ہی ہو سکتا ہے۔“ ___ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”کیوں نہ ہم یہاں کے بادشاہ کے پاس جائیں اور



اس سے پوچھیں کہ لوگ کس چیز سے خوفزدہ ہیں۔“ پنگلو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں اب میں تھک گیا ہوں۔ یہیں برآمدے میں لیٹ کر سوتا ہوں۔ صبح دیکھا جائے گا۔“ ___ چھن چھنگلو نے ایک دوکان کے برآمدے میں لیٹتے ہوئے کہا اور چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا۔ اس لئے لیٹتے ہی گہری نیند سو گیا۔ پنگلو کو چونکہ نیند نہیں آرہی تھی اس لے وہ چھن چھنگلو کے سوتے ہی برآمدے سے نکلا اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھتا ہوا اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ وہ چھتوں پر گھومتا ہوا شہر کی فصیل کی طرف جا نکلا اور پھر اچانک وہ ایک جگہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے دور جنگل میں ایک مدھم سی روشنی دیکھی جو آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی انسان دیا اٹھائے شہر کی طرف آرہا ہو۔ جنگل درندوں کی خوفناک آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اس لئے پنگلو حیران بھی ہوا تھا کہ اس وقت کون ایسا آدمی ہو گا جو جنگل میں چلنے کی ہمت کر سکتا ہو۔ جب اس سے رہا نہ گیا تو وہ تیزی سے فصیل سے نیچے اترا

اور پھر جنگل کے درختوں پر کودتا ہوا جلد ہی اس روشنی
کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک انتہائی بوڑھی
عورت ہاتھ میں ایک لالٹین اٹھائے آہستہ آہستہ شہر کی
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عورت اتنی بوڑھی تھی کہ
اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔



**پنگلو** کو اس بوڑھی عورت سے بے حد ہمدردی
پیدا ہو گئی۔ اسے یقین تھا کہ یہ بوڑھی عورت شہر تک
نہیں پہنچ سکے گی۔ اس سے پہلے یا تو یہ تھک کر گر
جائے گی یا پھر کوئی درندہ اسے کھا جائے گا۔ اس لئے
اس نے سوچا کہ وہ جا کر چھن چھنگلو کو اٹھائے اور
اس سے اس بڑھیا کی مدد کی درخواست کرے۔ اسے
یقین تھا کہ چھن چھنگلو فوراً بڑھیا کی مدد پر آمادہ ہو
جائے گا۔ اس لئے وہ انتہائی تیزی سے درختوں پر کودتا
ہوا واپس شہر کی طرف دوڑنے لگا۔ جلد ہی وہ فصیل پر
چڑھ کر چھتوں سے ہوتا ہوا اس برآمدے میں پہنچ گیا
جہاں چھن چھنگلو گہری نیند سویا ہوا تھا۔ اس نے جا

کر چھن چھنگلو کو جھنجھوڑ کر اٹھا دیا۔

"کیا بات ہے۔"____ چھن چھنگلو نے اس طرح اٹھائے جانے پر قدرے تلخ لہجے میں پوچھا۔

اور پنگلو نے بڑھیا کے متعلق تفصیل سے بتایا۔

"مگر فصیل کا دروازہ تو بند ہے پھر وہ بڑھیا ادھر کیوں آرہی ہے۔"____ چھن چھنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے تو وہ بڑھیا بے حد مظلوم لگتی ہے۔ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہئے۔"____ پنگلو نے بڑھیا کی سفارش کرتے ہوئے کہا۔

"مظلوموں کی مدد کرنا تو میرا فرض ہے۔ آؤ چلیں اور اس سے معلوم کریں کہ کیا بات ہے۔"____ چھن چھنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے پنگلو کا بازو پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ پنگلو نے آنکھیں بند کر لیں اور فوراً ہی اس کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگلو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت وہ جنگل میں موجود تھے اور ان



سے تھوڑی دور بڑھیا ہاتھ میں لالٹین پکڑے ان کی طرف آرہی تھی۔

"تم کسی درخت پر چڑھ جاؤ میں اس سے بات کرتا ہوں۔"____ چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا اور پنگلو پھرتی سے ایک قریبی درخت پر چڑھ گیا۔

چھن چھنگلو آگے بڑھا اور پھر وہ بڑھیا کے قریب پہنچ گیا۔

"بوڑھی اماں کہاں جا رہی ہو۔"____ چھن چھنگلو نے زوردار آواز میں کہا۔

بڑھیا اس کی آواز سن کر چونک پڑی۔ اس کے جھریوں بھرے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ اس نے لالٹین کو اوپر اٹھا کر چھن چھنگلو کو غور سے دیکھا۔ پھر بولی۔

"بچے تم کون ہو اور اس وقت جنگل میں کیا کر رہے ہو۔"____ بڑھیا کے لہجے میں حیرت بدستور موجود تھی۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں مظلوموں کی مدد کروں۔"

میں تم سے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم پر کس نے ظلم کیا ہے اور تم کیوں اس وقت اس خوفناک جنگل میں گھوم رہی ہو۔ مجھے بتلاؤ میں تمہاری مدد کروں گا۔"
چھن چھنگلو نے اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"تم میری کیا مدد کرو گے بچے۔ مجھ پر بے پناہ ظلم ہوئے ہیں۔ میں پہلے اس شہر میں رہتی تھی۔ میری ایک بیٹی تھی جو بے حد خوبصورت تھی۔ شہر کے ایک سردار نے میری بیٹی کو زبردستی اغوا کر لیا جب میں فریاد لے کر بادشاہ کے پاس پہنچی تو بادشاہ نے بجائے میری مدد کرنے کے الٹا مجھے گالیاں دے کر شہر سے باہر پھینکوا دیا تاکہ مجھے جنگلی جانور کھا جائیں۔ تب سے میں جنگل میں رہتی ہوں اور اپنی بیٹی کو یاد کر کے روتی رہتی ہوں۔ میرا روزانہ کا معمول ہے کہ لالٹین اٹھا کر شہر کی طرف جاتی ہوں کہ شاید کوئی مسافر میری مدد کرے اور بادشاہ سے کہہ کر مجھے میری بیٹی واپس دلا دے۔ مگر کوئی میری بات نہیں سنتا اور نہ ہی لوگ مجھے شہر میں گھسنے دیتے ہیں۔"——بڑھیا نے اسے اپنے متعلق تفصیل

سے بتلاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا شہر کے لوگ تمہاری حمایت نہیں کرتے۔“ چھن چھنگلو بڑھیا کی کہانی سن کر بے حد متاثر ہوا تھا۔

”شہر کے لوگ اول تو باہر ہی نہیں نکلتے۔ اگر نکلیں تو میری مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ بادشاہ سے بے حد ڈرتے ہیں۔ بادشاہ کے خوف کی وجہ سے وہ سب ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ بادشاہ بہت انصاف پسند ہے، رحمدل ہے تم مکار ہو، تم جھوٹی ہو۔“____ بڑھیا نے جواب دیا۔

”اوہو۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔“____ چھن چھنگلو نے کہا۔

”ہاں بچے ایک تو میری بیٹی ان لوگوں نے چھین لی ہے۔ پھر مجھے مکار اور جھوٹا بھی کہتے ہیں۔“____ بڑھیا بات کرتے کرتے رو پڑی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

”گھبراؤ مت بوڑھی اماں۔ میں ان ظالموں کو ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ قیامت تک یاد کریں گے اور



تمہیں تمہاری بیٹی بھی واپس دلوا دوں گا۔“____ چھن چھنگلو نے بڑھیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”تم ابھی بچے ہو وہ لوگ بے حد ظالم ہیں۔ وہ تمہیں بھی مار ڈالیں گے۔“____ بڑھیا نے جواب دیا۔

”تم اس بات کی فکر مت کرو بوڑھی اماں۔ اب رات گزرنے والی ہے۔ صبح ہوتے ہی میں تمہیں لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤں گا اور تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے۔“____ چھن چھنگلو نے کہا اور بوڑھی عورت اسے دعائیں دینے لگی۔

**صبح** ہوتے ہی بادشاہ پاگاما اٹھا۔ اس نے ناشتہ کیا اور پھر حسبِ دستور دربارِ عام میں چلا گیا۔ یہ دربار شہر کے عین وسط میں لگایا جاتا تھا اور اس میں ہر شخص کو آنے اور فریاد کرنے کی اجازت تھی۔ بادشاہ لوگوں کے مقدمے بھی اس دربار میں سنتا تھا اور عدل و انصاف سے ان کا فیصلہ کرتا تھا۔

بادشاہ کے دربار میں پہنچتے ہی تمام لوگ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے جھک کر سلام کیا اور پھر بادشاہ کے بیٹھتے ہی سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

بادشاہ کے تخت کے دونوں طرف سرداروں کی کرسیاں



تھیں اور سامنے عام لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ بادشاہ کے سپاہی ننگی تلواریں اٹھائے جگہ جگہ کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔

ابھی بادشاہ اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ اچانک دربار سے تھوڑی دور لوگوں کا شور مچا۔ لوگ مکار بڑھیا مکار بڑھیا کے نعرے لگا رہے تھے۔

شور سن کر بادشاہ سمیت دربار کے تمام لوگ چونک پڑے۔

"یہ کیسا شور ہے۔" ـــــ بادشاہ نے قریب بیٹھے وزیراعظم سے پوچھا۔

"ابھی معلوم کروا دیتا ہوں حضور۔ ویسے لوگ مکار بڑھیا کا نام لے رہے ہیں۔" ـــــ وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مکار بڑھیا کا یہاں کیا کام۔ اس کا داخلہ تو شہر میں بند ہے۔" ـــــ بادشاہ نے سخت لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ وزیراعظم کوئی جواب دیتا وہ بڑھیا چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کے ہمراہ دربار عام میں پہنچ گئی۔ بادشاہ بڑی حیرت سے بڑھیا چھن چھنگلو اور

پنگلو بندر کو دیکھ رہا تھا۔

''تم شہر میں کیسے آگئی مکار بڑھیا۔ تمہارا داخلہ تو شہر میں بند ہے۔ کس نے تمہیں اندر آنے دیا ہے۔'' بادشاہ نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اس بوڑھی عورت کو لے کر شہر میں آیا ہوں تاکہ تم اس کی فریاد سنو اور انصاف کرو۔'' ـــــ بڑھیا کی بجائے چھن چھنگلو نے جواب دیا اور بادشاہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم کون ہو اور اس بڑھیا کے ساتھ کیسے آئے ہو۔'' ـــــ بادشاہ نے پوچھا۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کی مدد کرنے کا کام لگایا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ بڑھیا مظلوم ہے تمہارے کسی سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے اور تم نے انصاف کرنے کی بجائے الٹا اسے گالیاں دے کر شہر سے باہر نکلوا دیا ہے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔



''ہوش میں رہ کر بات کرو لڑکے۔ تم اس وقت بادشاہ پاگاما کے سامنے کھڑے ہو۔ بادشاہ انتہائی انصاف پسند اور رحم دل ہے اور تم اسے ظالم کہہ رہے ہو۔ دوسری بات یہ کہ تمہارے لہجے سے گستاخی کی بو آ رہی ہے۔ اپنا لہجہ ٹھیک کرو۔'' ـــــ وزیراعظم نے چھن چھنگلو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''میں جو کہہ رہا ہوں وہ ٹھیک ہے۔ بادشاہ مجھے بتلائے کہ اس نے بڑھیا کے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

''دیکھو لڑکے ہم نہیں جانتے تم کون ہو اور تمہیں ہماری اجازت کے بغیر شہر میں کیوں آنے دیا گیا ہے۔ بہرحال اب تم چونکہ ہمارے دربار میں اس بڑھیا کو لے کر آگئے ہو۔اس لئے ہم تمہاری ہر بات سنیں گے۔ تم نے جو کہنا تھا کہہ لیا یا ابھی کچھ اور کہنا ہے۔'' ـــــ بادشاہ نے کہا۔

''میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ تم بڑھیا سے انصاف کرو۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

"تو سنو لڑکے یہ بڑھیا انتہائی مکار اور ظالم ہے۔ یہ پہلے ہمارے شہر میں رہتی تھی۔ ہمارے شہر سے روزانہ ایک دو لڑکیاں غائب ہونی شروع ہوگئیں۔ بے حد تلاش کے باوجود لڑکیوں کا سراغ نہ مل سکا۔ آخر سخت نگرانی کے بعد ہمیں اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ لڑکیاں اس بڑھیا کے گھر میں داخل ہوتی تھیں اور اس کے بعد غائب ہو جاتی تھیں۔ ہم نے اس بڑھیا کو بلا کر پوچھا تو یہ بالکل مکر گئی بلکہ اس نے الٹا مکاری سے کام لیتے ہوئے الزام لگایا کہ کسی سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے۔ ہم نے اس کے الزام کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی سرے سے کوئی بیٹی ہی نہیں تھی۔ لڑکیوں کے متعلق اس نے بالکل کچھ نہیں بتلایا۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ہم صرف شبہ کی بنا پر کسی کو سزا نہیں دے سکتے تھے۔ لڑکیاں پھر غائب ہوتی رہیں اور شہر کے لوگ سخت پریشان ہو گئے۔ آخر تنگ آ کر ہم نے اس بڑھیا کو جیل میں ڈال دیا۔ اس کے جیل میں جانے سے لڑکیاں گم ہونی بند ہو گئیں مگر پورے شہر پر ایک آفت ٹوٹ پڑی شہر کا ہر شخص بیمار ہو گیا۔ شاہی

نجومیوں نے بتلایا کہ یہ سب کچھ اس مکار بڑھیا کی وجہ سے ہے۔ جب تک یہ شہر میں رہے گی ایسا ہی ہوگا یا لڑکیاں غائب ہوتی رہیں گی یا پھر شہر پر آفتیں ٹوٹتی رہیں گی۔ چنانچہ ہم نے اسے شہر سے باہر نکلوا دیا اور شہر میں اس کا داخلہ بند کر دیا تب سے شہر میں امن ہے۔ اب تم اسے پھر ساتھ لے کر آگئے ہو۔ اب شہر پر پھر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی۔''____بادشاہ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ سب جھوٹ ہے چھن چھنگلو۔ بھلا مجھ جیسی بوڑھی عورت سے ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے اور میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے۔ یہ بادشاہ خود عیاش ہے اس نے لڑکیاں اغوا کرا لی ہیں اور الزام مجھ پر لگا دیا ہے۔ مجھے میری بیٹی واپس دلائی جائے۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔''____بڑھیا نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔

''یہ مکاری بند کرو بڑھیا ورنہ ہم تمہارے قتل کا حکم دے دیں گے۔''____بادشاہ غصے کی شدت سے چیخ پڑا۔



''دیکھا چھن چھنگلو یہ بادشاہ کتنا ظالم ہے۔ میری فریاد سننے کی بجائے الٹا مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔'' بڑھیا نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ چھن چھنگلو نے جس پراسرار طریقے سے اسے شہر میں پہنچا دیا تھا اس سے وہ بے حد متاثر ہوئی تھی۔

**ادھر** چھن چھنگلو بادشاہ اور بڑھیا دونوں کے بیان سن کر الجھن میں پڑ گیا تھا کہ کس کی بات کو سچ سمجھے اور کس کو نہیں۔

آخر کچھ سوچ کر اس نے کہا۔

"بادشاہ سلامت آپ ایسا کریں بڑھیا کو ایک ہفتے کے لئے شہر میں رہنے کی اجازت دے دیں۔ ہم بھی شہر میں رہیں گے اور میں خفیہ طور پر تحقیقات کروں گا کہ کس کی بات سچ ہے اور کس کی غلط۔ پھر جس کی بات غلط ہو گی اسے میں خود سزا دوں گا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں بچہ سمجھ کر ہم اب تک تمہاری گستاخیاں



برداشت کرتے آرہے ہیں۔ مگر اب تم حد سے بڑھ رہے ہو۔" ــــــ بادشاہ یہ بات سن کر غصے میں آگیا۔

"اس لڑکے کو گرفتار کر لو اور بڑھیا کو اٹھا کر شہر سے باہر پھینک دو۔" ــــــ بادشاہ نے اچانک سپاہیوں کو حکم دیا اور سپاہی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"ٹھہرو۔" ــــــ چھن چھنگلو نے اچانک ہاتھ اٹھا کر سپاہیوں سے کہا اور اس کے ان کی طرف ہاتھ اٹھتے ہی سپاہی یوں کھڑے رہ گئے جیسے بت ہوں۔

"آگے بڑھو۔" ــــــ بادشاہ نے سپاہیوں کو رکتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

"آہستہ بولو بادشاہ تمہارے یہ سپاہی میرے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتے۔" ــــــ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دربار میں موجود تمام سپاہی بت بنے کھڑے تھے۔ وہ جس انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اسی انداز میں کھڑے تھے۔

"تم کون ہے کیا جادوگر ہو۔" ــــــ بادشاہ نے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں بادشاہ سلامت میں جادوگر نہیں ہوں مگر ایک بہت بڑے بزرگ بندر بابا کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طاقتیں دی ہیں تاکہ میں دنیا میں ظالموں کو ختم کر سکوں۔“ ____ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس یقیناً کچھ پراسرار طاقتیں ہیں ۔ اس لئے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے ہم خود انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بڑھیا قصوروار ہے تو پھر اسے سخت سزا ملنی چاہئے اور اگر یہ قصور وار نہیں ہے تو پھر ہماری رعایا کی لڑکیاں کہاں غائب ہو جاتی ہیں۔اس کا پتہ چلنا چاہئے۔“ ____ بادشاہ نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت میں یہ سب معلوم کر لوں گا۔“ ____ چھن چھنگلو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے دوبارہ سپاہیوں کی طرف ہاتھ ہلایا۔ سپاہی واپس اصلی حالت میں آگئے۔ اب دربار کے لوگ بھی چھن چھنگلو سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

بادشاہ نے بڑھیا کو واپس اپنے مکان میں جانے کی



اجازت دینے کے ساتھ ہی دربار برخاست کر دیا اور چھن چھنگلو اور پنگلو کو شاہی مہمان خانے میں رہنے کا حکم دے دیا۔

**بڑھیا** نے اپنے بند مکان کو کھول کر سب سے
پہلے اس کی صفائی کی اور پھر دروازہ بند کر کے وہ ایک
کمرے کے کونے کی طرف بڑھی۔ اس نے وہاں ایک
دیوار پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا۔ ہاتھ پھیرتے ہی
دیوار درمیان سے کھل گئی اور وہاں ایک دروازہ نمودار
ہو گیا۔ بڑھیا نے دروازہ کھولا اور اس کے اندر چلی
گئی۔ یہ ایک طویل سرنگ تھی چونکہ بڑھیا کا مکان فصیل
کے بالکل قریب تھا اس لئے یہ سرنگ فصیل سے باہر
جنگل کی طرف چلی گئی تھی کافی دور آگے ایک اور دروازہ
تھا جو بند تھا اور اندر کی طرف سے اس پر بھاری تالہ
لگا ہوا تھا۔ بڑھیا نے گلے میں لٹکی ہوئی چابی سے تالا



کھولا اور پھر وہیں دروازے کے سامنے بیٹھ کر اس نے
دو چار منتر پڑھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے
سے خودبخود کھل گیا اور اس میں سے سرخ رنگ کا
دھواں سا اندر آنے لگا۔ یہ دھواں بڑھیا کے سامنے
رک گیا اور پھر یہ دھواں ایک لمبے تڑنگے خوفناک شکل
والے جن کی صورت اختیار کر گیا۔ جن کی آنکھیں
شعلوں کی طرح سرخ تھیں اور اس کے بالوں کی جگہ
باریک باریک سانپ تھے۔ اس کے دونوں کاندھوں پر
دو خوفناک اژدھے موجود تھے جو اس کے جسم پر سے
نکلے ہوئے تھے۔ ان کی دو شاخہ زبانیں تیزی سے ان
کے منہ سے باہر نکل رہی تھیں اور اندر چلی جاتی تھیں۔
وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ ایسا محسوس
ہوتا تھا جیسے وہ سخت بھوکے ہوں۔ جن کے چہرے پر
بھی بے حد اضطراب اور غصیلا پن پایا جاتا تھا۔
”بہت دیر ہوگئی بڑھیا خون پئے ہوئے جلدی کرو۔“
جن نے کرخت لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
”جاگونہ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بادشاہ نے مجھے
شہر سے باہر نکال دیا تھا۔ اب ایک بونا مجھے اندر لے

آیا ہے۔"۔۔۔۔۔بڑھیا نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر تم ہمیشہ کے لئے جوان ہونا چاہتی ہو تو سو لڑکیوں کا خون میرے سانپوں کو پلاؤ۔ تم نے اب تک صرف بیس لڑکیوں کا بندوبست کیا ہے۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتلایا تو ہے کہ بادشاہ نے مجھے شہر سے باہر نکال دیا تھا اور تم سوائے سرنگ کے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اب میں کیا کرتی۔ اب میں واپس آ گئی ہوں۔ وہ بونا چھن چھنگلو جو مجھے لے آیا ہے۔ اس نے بادشاہ سے ایک ہفتے کی مہلت مانگی ہے۔ تم ایک ہفتے اور رک جاؤ۔ پھر میں تمہیں باقی لڑکیوں کا خون بھی پلا دوں گی۔"۔۔۔۔۔بڑھیا نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے خون چاہئے۔ میرے سانپ بھوکے ہیں۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر تم میری مدد کرو۔ اگر بادشاہ مجھے شہر سے باہر

نکالنا چاہے تو تم بادشاہ کو مار ڈالو۔''۔۔۔۔۔بڑھیا نے جواب دیا۔

''مجھے شہر کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں ہے ورنہ شہر میں ایک آدمی بھی میرے ہاتھوں زندہ نہ بچتا۔'' جاگونہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم خود بتلاؤ میں کیا کروں۔ وہ بونا بھی پراسرار طاقتوں کا مالک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دوبارہ شہر سے باہر نکال دے۔ میں اس لئے تو چاہتی تھی کہ ایک ہفتہ خاموش رہوں اس کے بعد جب وہ بونا میری طرف سے مطمئن ہو جائے تو پھر میں اپنا کام شروع کروں۔''۔۔۔۔۔بڑھیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ بونا کون ہے جس سے تم اس قدر ڈر رہی ہو۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں۔ وہ مجھے جنگل میں ملا تھا۔ میں نے اسے اپنی مظلومیت کی کہانی سنائی تو وہ مجھے شہر میں لے آیا۔ وہ شاید کوئی جادوگر ہے اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا میں نے آنکھیں بند کر لیں۔



اس نے کھولنے کے لئے کہا میں نے آنکھیں کھولیں تو میں شہر کے اندر موجود تھی۔ دربار میں بھی اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو بادشاہ کے سپاہی بت بن گئے۔''۔۔۔۔۔بڑھیا نے چھن چھنگلو کے متعلق اسے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ ٹھیک ہے۔ بہرحال مجھ سے ایک ہفتہ صبر نہیں ہو سکتا۔ تم اس ہفتے کے دوران کم سے کم دو لڑکیاں لے آؤ ورنہ مجبوراً میں کسی اور شہر چلا جاؤں گا اور تم یوں بوڑھی کی بوڑھی رہ جاؤ گی۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا ایسا کرو تم مجھے حلف دو کہ اگر وہ بونا میرے خلاف ہو گیا تو تم میری حفاظت کرو گے۔''۔۔۔۔۔بڑھیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں جنوں کے دیوتا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس بونے نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہاری حفاظت کروں گا۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے فوراً حلف اٹھا لیا کیونکہ وہ اپنے کاندھے کے سانپوں کے ہاتھوں سخت تکلیف میں تھا جو انسانی خون

کے پیاسے تھے اور خون نہ ملنے پر اس کا خون پیتے رہتے تھے جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتا جا رہا تھا۔

بڑھیا کے ملنے سے پہلے وہ خود شہروں میں گھس کر انسانی خون حاصل کر لیتا تھا مگر ایک روز اس نے ایک بہت بڑے بزرگ کی اکلوتی بیٹی کا خون پی لیا تھا۔ چنانچہ بزرگ نے اسے بددعا دی تھی کہ وہ خود نہ ہی کسی شہر میں داخل ہو سکے گا اور نہ خود کسی انسان کا خون پی سکے گا۔ اس لئے مجبوراً اسے اس بڑھیا کا سہارا لینا پڑا جو جوان ہونے کے چکر میں اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے پر رضا مند ہو گئی تھی گر ابھی اس نے بیس لڑکیوں کا خون پلایا تھا کہ بادشاہ نے بڑھیا کو باہر نکال دیا اور وہ بے بس ہو گیا تھا کیونکہ وہ شہر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

اس لئے اس کے سانپ پیاسے ہوتے ہی اس کا خون پینے لگ جاتے تھے۔ اب تقریباً دو ماہ بعد بڑھیا کو اس بونے نے شہر میں داخل کیا تھا۔اس لئے وہ بے چین تھا کہ انسانی خون پی سکے۔



جاگونہ جن سے حفاظت کا وعدہ اس نے اس لئے کر لیا تھا چونکہ اسے علم تھا کہ چھن چھنگلو چاہے کتنا بڑا ہی جادوگر کیوں نہ ہو اس کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے گا۔

جاگونہ انتہائی ظالم اور طاقتور جن تھا تمام جن اسے اپنا سردار مانتے تھے ۔ دنیا میں وہ واحد جن تھا جس کے بال سانپ تھے اور جس کے کاندھوں پر اژدہا تھے وہ تو بس اس بزرگ کی بددعا کے سامنے بے بس ہو گیا تھا ورنہ اس جیسا طاقتور اور ظالم جن تو شاید ہی دنیا میں کوئی اور پیدا ہوا ہو۔

چنانچہ جیسے ہی جاگونہ جن نے وعدہ کیا بڑھیا بے حد خوش ہوئی ۔ اب اسے تسلی ہو گئی تھی کہ جاگونہ جن اس کی حفاظت کرے گا کیونکہ یہ تو اسے بھی معلوم تھا کہ جاگونہ انتہائی طاقتور اور ظالم جن ہے۔

''ٹھیک ہے تم کل شام کو آنا۔ میں تمہارے لئے دو لڑکیوں کو لے آؤں گی۔'' ـــــ بڑھیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔'' ـــــ جاگونہ جن نے خوشی سے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر دروازے سے باہر
نکل گیا۔ بڑھیا نے دروازہ بند کیا اور پھر سرنگ میں
چلتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔



**بادشاہ** کا دربار لگا ہوا تھا۔ بادشاہ کے تخت کے
سامنے چھن چھنگلو اور بڑھیا دونوں کھڑے تھے۔ بادشاہ
کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے چھن چھنگلو
کے وعدے کے مطابق ٹھیک ایک ہفتے بعد دربار منعقد
کیا تھا مگر اس ہفتے کے دوران دس لڑکیاں غائب ہو
چکی تھیں۔ بڑھیا کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی
مگر وہاں لڑکیاں تو ایک طرف ان کے خون کی ایک
بوند بھی نہیں ملی تھی جبکہ لڑکیاں غائب ہوئی تھیں۔ بادشاہ
کے سپاہیوں نے معلوم کر لیا تھا کہ ایک ہفتے کے
دوران بڑھیا شہر کے جس جس گھر میں گئی تھی لڑکیاں
بھی انہی گھروں کی غائب ہوئی تھیں۔ لڑکیاں اس بڑھیا
کے گھر میں داخل ہوتی تو لوگوں نے دیکھی تھیں مگر اس

کے بعد ان کا پتہ نہیں چلا تھا اور پتہ چلتا بھی کیسے لڑکیوں کا خون تو جاگونہ جن کے سانپ پی گئے تھے اور ان کا گوشت اور ہڈیاں خود جاگونہ جن ہضم کر گیا تھا۔

اس وقت بڑھیا بڑی معصوم صورت بنائے بادشاہ کے سامنے کھڑی تھی۔ ادھر چھن چھنگلو بھی بے حد پریشان تھا کیونکہ اس نے سوائے بڑھیا کے مکان کی نگرانی کرنے کے اور زیادہ کچھ نہیں کیا تھا۔ اسے دراصل بڑھیا کی بزرگی اور معصوم صورت دیکھ کر یقین ہی نہیں آتا تھا کہ بڑھیا لڑکیوں کو غائب کر سکتی ہے۔ پھر اسے یہ بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر بڑھیا لڑکیوں کا کیا کرتی ہے۔ بڑھیا کے ہاتھوں میں اتنی طاقت ہی معلوم نہیں ہوتی تھی کہ وہ کسی لڑکی کو قتل کر سکے۔ یہاں تک کہ دس لڑکیاں غائب تھیں۔

"اب بتلاؤ چھن چھنگلو وہ دس لڑکیاں کہاں ہیں۔ بولو اب میں اپنی رعایا کو کیا جواب دوں۔" ——— بادشاہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"بڑھیا کو قتل کر دو۔ یہ ڈائن ہے، یہ چڑیل ہے۔



یہ ہماری لڑکیوں کا خون پی گئی ہے اسے زندہ جلا دو۔" لڑکیوں کے والدین نے جو دربار میں موجود تھے۔ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے مجھے فیصلہ کرنے دو۔" ——— بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا اور سب خاموش ہو گئے۔

"بڑھیا تمہیں ایک بار پھر موقعہ دیتا ہوں کہ تم سچ سچ بتلادو کہ لڑکیاں کہاں ہیں ورنہ یاد رکھو میں تمہیں اتنی عبرتناک سزا دوں گا کہ زمانہ یاد رکھے گا۔" بادشاہ سلامت نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ تم نے میرے گھر کی تلاشی لے لی ہے۔ میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے۔ یہ مجھ پر الزام ہے تم انصاف پسند ہو۔ انصاف سے کام لو مجھ بے گناہ پر جھوٹے الزامات مت لگاؤ۔ اگر میں قصوروار ثابت ہو جاؤں تو مجھے جو چاہے سزا دو مگر بغیر ثبوت کے مجھ غریب اور مظلوم بڑھیا کو کچھ نہ کہو ورنہ تم پر اور تمہاری رعایا پر اللہ کا قہر ٹوٹ پڑے گا۔" ——— بڑھیا نے بڑے مسکین سے لہجے میں جواب دیا۔

کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آواز کانپ

رہی تھی۔ بڑھیا کی بات سن کر بادشاہ خاموش ہو گیا۔ اب وہ بھلا کیا کہتا بڑھیا پر لڑکیوں کے غائب کرنے کا الزام تو تھا مگر وہ ثبوت کہاں سے لاتا اور بغیر ثبوت کے وہ اس بڑھیا کو کوئی سخت سزا دینے پر تیار نہیں تھا مگر اب رعایا اس سے باغی ہو رہی تھی۔

ادھر چھن چھنگلو عجیب کش مکش میں مبتلا تھا اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ بڑھیا کوئی ایسی حرکت کر سکتی ہے مگر حالات اس کے سامنے تھے اور حالات کہہ رہے تھے کہ بڑھیا کے شہر آنے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔

''اب تم بتلاؤ چھن چھنگلو ہم کیا کریں۔ تمہارے قول کے مطابق تمہارے پاس پراسرار طاقتیں ہیں۔ ان طاقتوں کو استعمال کرو اور ہمیں بتلاؤ کہ آیا یہ بڑھیا قصور وار ہے یا نہیں۔'' ____ بادشاہ نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔'' چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور ان سے اس مسئلے کے



متعلق پوچھا۔ چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''بیٹے چھنگلو یہ بڑھیا بے حد مکار ہے۔ اس کا ایک ظالم اور طاقتور جن جاگونہ سے گٹھ جوڑ ہے۔ یہ اس لالچ میں کہ اگر اس جن کے کندھوں پر موجود سانپوں کو ایک سو لڑکیوں کا خون پلا دے تو جن اسے جوان کر دے گا۔ یہ لڑکیاں اسے پہنچاتی ہے۔ ایک بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ جن شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے اس بڑھیا کا سہارا لے رکھا ہے۔ یہ بڑھیا اپنے کمرے سے جانے والی سرنگ کے راستے لڑکیوں کو اس جن تک پہنچاتی ہے۔ تم اس ظالم جن کا مقابلہ کرو اور اسے ختم کر دو۔'' ____ بندر بابا کی آواز نے اسے تمام تفصیل بتلا دی۔

اور پھر جیسے ہی بندر بابا کی آواز بند ہوئی چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔اس نے بڑے غصیلے انداز میں بڑھیا کی طرف دیکھا اور پھر بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بادشاہ سلامت میں نے سب معلوم کر لیا ہے۔ یہ

بڑھیا ایک ظالم جن کی آلہ کار ہے۔ میں اس جن کا مقابلہ کروں گا جب وہ ظالم ختم ہو جائے گا تو پھر اس بڑھیا کو آپ جو مرضی سزا دے دینا۔'' ___ چھن چھنگلو نے کہا۔

''ظالم جن۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔'' ___ بادشاہ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

''وہ ظالم جن شہر سے باہر جنگل میں رہتا ہے۔ کسی بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے انسانی خون پینے کے لئے بڑھیا کا سہارا لیا ہے اور یہ بڑھیا جوان ہونے کے لئے اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے کا وعدہ کر چکی ہے۔'' ___ چھن چھنگلو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم خود کہہ رہے ہو کہ جن شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بڑھیا لڑکیوں کو کیسے اس کے پاس پہنچاتی ہے جبکہ خود یہ شہر سے باہر نہیں گئی۔'' ___ بادشاہ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''بادشاہ سلامت اس نے اس مقصد کے لئے اپنے



گھر میں ایک خفیہ سرنگ بنائی ہوئی ہے۔ یہ اس سرنگ کے راستے لڑکیاں جن کے پاس پہنچاتی ہے۔'' چھن چھنگلو نے بندر بابا کی بتلائی ہوئی بات دوہرائی۔

''مگر اس کے گھر میں تو کوئی سرنگ نہیں ہے۔ ہم نے اس کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی ہے۔'' بادشاہ نے کہا۔

''آپ میرے ساتھ چلیں میں سرنگ ڈھونڈ دیتا ہوں۔'' ___ چھن چھنگلو نے کہا۔

''یہ سب جھوٹ ہے۔ مجھ پر الزام ہے۔ یہ بونا جادوگر ہے۔ یہ جادو کے زور سے سرنگ بنا دے گا۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔'' ___ بڑھیا جو اب تک خاموش تھی چیخ پڑی۔

''خاموش رہ بڑھیا میں جھوٹ نہیں بول رہا۔'' چھن چھنگلو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''تم جھوٹ بول رہے ہو، سفید جھوٹ۔ میں بے گناہ ہوں میں بے قصور ہوں۔'' ___ بڑھیا نے باقاعدہ بین کرنے شروع کر دیئے۔

اور چھن چھنگلو بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا۔

ادھر بادشاہ گومگو کی حالت میں تھا کہ کیا کرے اور
کیا نہ کرے۔ چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر
کہا۔

''بادشاہ سلامت۔ آپ اس بڑھیا کو وقتی طور پر جیل
میں ڈال دیں میں آپ کو سرنگ دکھلا دیتا ہوں اور میں
خود اس ظالم جن کا مقابلہ کر کے اسے ختم کروں گا پھر
اس کی لاش میں آپ کے سامنے ڈال دوں گا۔ تب
آپ بڑھیا کو جو چاہیں سزا دیں۔''

''یہ فیصلہ درست ہے۔ تم اگر جن کو ہلاک کر دو اور
اس کی لاش ہم سب کے سامنے لا ڈالو تب ہمیں
تمہاری بات پر یقین آجائے گا اور یہ بڑھیا قصوروار ہو
گی اور ہم تمہارے احسان مند ہوں گے۔''______بادشاہ
نے اپنا فیصلہ سنا دیا پھر اس کے اشارے پر سپاہیوں
نے بڑھیا کو پکڑ لیا۔ بڑھیا نے گرفتاری پر خوب واویلا
کیا خوب روئی پیٹی مگر سپاہی اسے گھسیٹ کر جیل کی
طرف لے گئے۔ بڑھیا کے جانے کے بعد بادشاہ چھن
چھنگلو کے ساتھ بڑھیا کے مکان پر گیا اور پھر چھن
چھنگلو نے بندر بابا کی ہدایات کے مطابق سرنگ کا



دروازہ تلاش کر لیا۔ بادشاہ نے جب سرنگ دیکھی تو وہ
بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا۔ چھن چھنگلو نے
بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا اور خود جن
کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

**جاگونہ جن** اس وقت جنگل کے اندر اپنے خفیہ محل میں موجود تھا اس کے کندھوں پر موجود سانپ پھن اٹھائے فضا میں لہرا رہے تھے۔ جاگونہ جن کی آنکھیں بند تھیں اور وہ ایک بہت بڑے بت کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔اس بت کے تین سر تھے ایک سانپ کا دوسرا شیر کا اور تیسرا انسان کا مگر انسان ایسا کہ جس کی ناک کی جگہ گڑھا تھا اور اس کے ماتھے کے اوپر برابر برابر تین آنکھیں تھیں اور اس کا نچلا دھڑ بالکل انسان جیسا تھا۔ انسان والا سر درمیان میں تھا جبکہ سانپ والا سر دائیں طرف اور شیر والا سر بائیں طرف تھا۔ تینوں سروں سے زبانیں باہر نکلی ہوئی تھیں اور ان میں سے



خون کے قطرے نیچے ٹپک رہے تھے یہ جنوں کا دیوتا چوڑم دیوتا تھا۔

''چوڑم دیوتا مجھے اس بزرگ انسان کی بددعا سے نجات دلاؤ۔ میں اب جنگل میں رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں۔ میں آبادی میں جانا چاہتا ہوں اور خوب دل بھر کر انسانی خون پینا چاہتا ہوں۔''—— جاگونہ جن نے بڑے عاجزانہ لہجے میں چوڑم دیوتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جاگونہ جن۔ اب اس کے لئے تمہیں ایک شرط پوری کرنی پڑے گی۔''—— دیوتا کے منہ سے ایک خوفناک آواز نکلی۔

''حکم کرو دیوتا وہ کون سی شرط ہے میں اسے ضرور پورا کروں گا۔''—— جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ کافی عرصے کی منت خوشامد کے بعد آج چوڑم دیوتا راضی ہوا تھا۔

''وہ شرط یہ ہے کہ گامٹ شہر میں ایک بونا آیا ہوا ہے۔ اس کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں وہ ہر ظالم کو ختم کر دیتا ہے اور چونکہ ہم ظالموں کے دیوتا ہیں اس

لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ زندہ نہ رہے وہ بونا بھی تمہاری تلاش میں ہے وہ تمہیں بھی ختم کرنا چاہتا ہے تم اس کو ختم کر دو اور بزرگ کی بددعا کا اثر ختم ہو جائے گا۔'' ـــــ چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

''بہت بہتر چوڑم دیوتا میں اس بونے کا خون پی جاؤں گا۔'' ـــــ جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی نظر میں یہ انتہائی آسان شرط تھی۔

''جاگونہ جن ہم نے تمہیں سب جنوں سے زیادہ طاقتیں دے رکھی ہیں مگر اس بات کو یاد رکھنا کہ اس بونے چھن چھنگلو کے پاس بھی زبردست خدائی طاقتیں ہیں۔ اس لئے مقابلہ بے حد سخت ہو گا۔'' ـــــ دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جب جاگونہ جن نے دیوتا کے منہ سے سخت مقابلے کے الفاظ سنے تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اسے سوچ میں غرق دیکھ کر دیوتا نے کہا۔

''سنو جاگونہ ہم تمہیں اس کی طاقتوں کا ایک توڑ بتلاتے ہیں۔ جس کا اسے بھی علم نہیں ہے۔ اگر تم یہ توڑ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آسانی سے اس



بونے پر قابو پا سکتے ہو۔''

''بہت بہت شکریہ دیوتا۔ مجھے یہ توڑ ضرور بتلاؤ۔'' جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تو سنو۔ چھن چھنگلو کی تمام طاقتوں کا راز اس کے جسم سے آنے والی آواز۔ چھن چھن میں ہے وہ جب چلتا ہے تو چھن چھن کی ہلکی ہلکی آواز آتی ہے اگر یہ آواز بند ہو جائے تو چھن چھنگلو کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔'' ـــــ دیوتا نے جواب دیا۔

''مگر دیوتا میں اس آواز کو کیسے ختم کروں۔'' جاگونہ جن نے پوچھا۔

''اگر اس کی پنڈلی پر ایسے کیکر کا کانٹا چبھو دیا جائے جس کیکر کی عمر سو سال سے زیادہ ہوچکی ہو۔ تب اس کے جسم کی آواز آنی بند ہو جائے گی اور اس کی صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔'' ـــــ دیوتا نے جواب دیا

''بہت خوب دیوتا۔ میں نے ملک روم کے جنگل میں ایک ایسا کیکر کا درخت دیکھا تھا جسے ہمارے بوڑھے جن دو سو سال کا بتلاتے ہیں میں اس کیکر کا کانٹا لے آؤں گا۔'' ـــــ جاگونہ جن نے خوشی سے

اچھلتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تم کانٹا لے آؤ اور پھر اسے کسی ترکیب سے بونے کی پنڈلی میں چبھو دو مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت بونا جاگ رہا ہو اگر سوتے میں تم نے یہ کام کیا تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔''۔۔۔۔۔ دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب دیوتا۔ تم واقعی عظیم دیوتا ہو۔ میں ابھی وہ کانٹا لینے ملک روم جاتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر فضا میں بکھر گیا۔



**جاگونہ جن** فضا میں دھواں بن کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ ایک بار پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔

اصلی صورت میں آنے کے بعد اس نے تیزی سے ملک روم کے اس جنگل کی طرف پرواز کرنا شروع کر دی جہاں اس کے خیال کے مطابق دو سو سال پرانا کیکر کا درخت موجود تھا۔

اڑتے اڑتے اسے ایک دن اور ایک رات گزر گئی اور پھر اسے دور سے ملک روم کے بہت بڑے جنگل کے آثار نظر آنے لگ گئے۔اس نے اپنے اڑنے کی رفتار میں اور زیادہ تیزی پیدا کر لی اور پھر وہ جنگل

کے قریب ہوتا چلا گیا۔ اس جنگل میں جنوں کے دو طاقتور قبیلے بستے تھے۔ ان میں سے ایک قبیلے کا نام راچھو اور دوسرے قبیلے کا نام شوما تھا۔ راچھو اور شوما قبیلے کے درمیان آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں کبھی جنگل پر راچھو قبیلے کا قبضہ ہو جاتا تو وہ شوما قبیلے کے جنوں کو جنگل سے باہر دھکیل دیتا کبھی شوما قبیلہ جنگ میں جیت جاتا تو وہ راچھو قبیلے کے جنوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔

بڑے بوڑھے جنوں کی کوششوں کے باوجود ان دونوں قبیلوں کے درمیان صلح نہ ہو سکی تھی۔ کبھی کبھی عارضی طور پر صلح ہو جاتی مگر پھر کسی بات پر دونوں ایک دوسرے سے لڑ پڑتے اور طویل جنگ شروع ہوجاتی۔

اب بھی جب جاگونہ جن جنگل کے قریب پہنچا تو اس نے جنگل میں ہر جگہ شعلے اٹھتے ہوئے دیکھے اور وہ ٹھٹھک کر ایک جگہ رک گیا کیونکہ شعلے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ دونوں قبیلوں کے درمیان خوفناک جنگ جاری ہے۔

اور اگر وہ اسی طرح اندر چلا گیا تو اسے بھی جلا کر



راکھ کر دیا جائے گا۔ حالانکہ چوڑم دیوتا کا خاص پجاری ہونے کی وجہ سے اس کے پاس باقی جنوں کی نسبت زیادہ طاقتیں تھیں لیکن اس کے باوجود وہ ان کی جنگ میں اندھا دھند نہیں کودنا چاہتا تھا۔

چنانچہ وہ جنگل کے قریب ایک پیپل کے بوڑھے سے درخت پر اتر گیا اور وہاں بیٹھ کر جنگل میں ہونے والی جنگ کا نظارہ دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ راچھو اور شوبا قبیلے کے جن بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور جو جن کمزور پڑتا ہے اس کے جسم میں آگ لگا کر اسے جلا دیا جاتا ہے۔

جنگل کے تقریباً ہر درخت پر لڑائی جاری تھی بہت سے جن لڑائی سے فرار ہو کر جنگل سے باہر بھاگے جا رہے تھے۔ ایسا ہی ایک جن جب اس درخت کے قریب سے گزرا جہاں جاگونہ موجود تھا تو جاگونہ نے اسے آواز دی۔

”ٹھہرو رک جاؤ۔ میں تمہارا دشمن نہیں دوست ہوں۔“

بھاگنے والا جن اس کی آواز سن کر ٹھٹھک کر رک گیا اور اس نے اس درخت کی طرف دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی تو اس کی نظریں جاگونہ جن پر جم گئیں۔



"**جاگونہ جن** تم یہاں کیسے آ گئے۔"____ بھاگنے والے جن نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ وہ جاگونہ کو اچھی طرح جانتا تھا گزشتہ سال جب جاگونہ جن اس جنگل میں آیا تھا تو اس کے قبیلے کے سردار نے اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اسے خاص طور پر جاگونہ کا خیال رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ جن راچھو قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔

"تم اس درخت پر چڑھ آؤ۔"____ جاگونہ نے اسے درخت پر بلاتے ہوئے کہا۔

دوسرے جن نے اِدھر اُدھر دیکھا جب آس پاس کسی مخالف جن کو نہ پایا تو وہ اڑ کر درخت پر چڑھ آیا۔

”یہ تم دونوں قبیلوں میں کیوں جھگڑا ہو رہا ہے۔“ جاگونہ جن نے اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے کہا۔

”ارے کیا پوچھتے ہو جھگڑا تو روز ہوتا ہے البتہ اب کہ زبردست جنگ ہو رہی ہے۔“ —— آنے والے جن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مگر کیوں ہو رہی ہے جنگ۔ یہی تو پوچھ رہا ہوں۔“ —— جاگونہ جن نے قدرے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

”ایک درخت کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی۔ تمہیں معلوم ہے ہمارے جنگل میں ایک کیکر کا درخت ہے جو دو سو سال پرانا تھا۔“ —— آنے والے جن نے جواب دیا۔

دو سو سال پرانے کیکر کے درخت کا ذکر سن کر جاگونہ جن چونک پڑا۔

”ہاں ہاں کیا ہوا اسے۔“ —— اس نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

”شوما قبیلے کا ایک جن اس درخت کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس کے پیر میں اس درخت کا بڑا سا



کانٹا چبھ گیا۔ جس پر اس غصیلے جن نے ایک ہاتھ مار کر اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور چونکہ یہ درخت ہمارے قبیلے میں مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس جن کو سزا دے دی۔ اس بات پر جنگ شروع ہو گئی۔“ —— آنے والے جن نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

”اب وہ درخت کہاں ہے کیا وہ محفوظ ہے۔“ جاگونہ نے پہلے سے زیادہ پریشان لہجے میں سوال کیا۔

”ارے کہاں محفوظ ہے جیسے ہی ہمارے سردار نے شوما قبیلے کے جن کو سزا دی۔ شوما قبیلے کے سردار نے اپنی فوج سمیت سب سے پہلے اس درخت کو جلا کر راکھ کر دیا اور اس بات پر خوفناک جنگ چھڑ گئی جو ابھی تک جاری ہے۔“ —— آنے والے جن نے جواب دیا۔

”مارے گئے۔“ —— جاگونہ جن نے بے اختیار کہا اور پھر اس نے پریشانی کے عالم میں اپنا سر پکڑ لیا۔

”ارے تم کیوں گھبرا گئے۔ تمہارا اس درخت سے کیا تعلق ہے۔“ —— آنے والے جن نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

"میں اتنی دور سے صرف اسی درخت کا کانٹا لینے کے لئے آیا تھا۔ مجھے چوڑم دیوتا نے بھیجا تھا۔ اب میں کیا کروں گا۔ یہ جنگ کب ختم ہو گی۔"——جاگونہ جن نے بدستور پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"کوئی پتہ نہیں ویسے ابھی آثار تو نظر نہیں آتے۔" آنے والے جن نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہارا مخالف آجائے اور تمہیں اس درخت پر دیکھ لے۔" جاگونہ جن نے اس سے جان چھڑانے کے لئے کہا۔ کیونکہ وہ اب تنہائی میں سوچنا چاہتا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

آنے والا جن اس کی بات سن کر سر ہلاتا ہوا درخت سے کودا اور پھر آگے بھاگتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد جاگونہ سوچنے لگا کہ کیا کرے۔ اسے خیال آیا کہ اس جنگل میں اگر دو سو سالہ کیکر کا درخت ہو سکتا ہے تو یقیناً اور درخت بھی ضرور ہوں گے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے



جنگ ختم ہو۔ تب ہی وہ دونوں قبیلوں کے بوڑھے جنوں سے ایسے درخت کے بارے میں معلوم کر سکتا ہے۔ چنانچہ اب وہ جنگ ختم کرانے کے بارے میں سوچنے لگا۔ آخر اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی اور اس نے اس ترکیب پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس نے اپنے آپ کو سرخ رنگ کے دھویں میں تبدیل کیا اور آسمان پر اڑنا شروع کر دیا۔ بہت بلندی پر جا کر اس نے دھویں کو پورے جنگل پر پھیلا دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سرخ رنگ کا دھواں پورے جنگل پر اترا چلا آرہا ہو۔

جنگل کے اوپر پہنچ کر دھواں رک گیا۔ اب جاگونہ جن نے آواز بدل کر بڑے کڑکدار لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔ پھیلے ہوئے دھویں کی وجہ سے اس کی آواز پورے جنگل میں گونجنے لگی۔

"راچھو اور شوما قبیلے کے جنوں۔ میں جنوں کا دیوتا بول رہا ہوں۔ فوراً جنگ بند کر کے میری بات سنو ورنہ میں اس جنگل میں موجود تمام جنوں کو جلا کر راکھ کر

دوں گا۔''____اس نے کڑکدار لہجے میں بار بار یہ فقرہ
دہرایا اور پھر اس نے دیکھا کہ اس کی آواز سنتے ہی
جنگل میں لڑائی فوراً رک گئی اور تمام جن آسمان پر
موجود دھویں کو دیکھنے لگے۔

''سنو مجھے یعنی جنوں کے دیوتا کو تمہاری روز روز کی
لڑائی قطعاً پسند نہیں اس طرح جنوں کی پوری دنیا میں
بدنامی ہوتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس
جنگل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جنگل کے
درمیان میں موجود دریا نے اس جنگل کو قدرتی طور پر
دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ دریا دونوں
حصوں کے درمیان سرحد مقرر کی جاتی ہے۔ جنگل کا
مشرقی حصہ آج سے راچھو قبیلے کا جنگل کہلائے گا اور
اس کا مغربی حصہ شوما قبیلے کا۔ دونوں اپنے اپنے جنگل
پر قبضہ کر لیں اور سردار کی اجازت کے بغیر کسی قبیلے کا
جن دوسرے کی سرحد میں نہیں جائے گا ورنہ اس پر میرا
عذاب پڑے گا اور وہ پورا کا پورا قبیلہ جل کر راکھ ہو
جائے گا۔ بولو تمہیں میرا فیصلہ قبول ہے۔''____چند
لمحوں تک خاموشی رہی۔ پھر اچانک پورا جنگل جنوں کی



آوازوں سے گونج اٹھا۔

''ہاں ہمیں قبول ہے۔ ہمیں جنوں کے دیوتا کا فیصلہ
قبول ہے۔''

''تو ٹھیک ہے لڑائی بند کر کے دونوں قبیلوں کے
جن اپنے اپنے جنگل میں پہنچ جائیں میں اس کے لئے
ہر جن کو صرف آدھے گھنٹے کا وقفہ دیتا ہوں اس کے
بعد جو جن دوسرے کے علاقہ میں موجود ہوا اسے جلا
دیا جائے گا۔ بولو تمہیں منظور ہے۔''____جاگونہ نے
اسی طرح کڑکدار لہجے میں کہا۔

''ہاں ہمیں منظور ہے۔''____تمام جنوں نے ایک
بار پھر متفقہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو پوڑم دیوتا کے خاص پجاری جاگونہ جن کو
جو اس وقت جنگل کے قریب موجود ہے دونوں قبیلوں
کے درمیان ثالث مقرر کیا ہے۔ دونوں قبیلے آئندہ کسی
بھی جھگڑے کے وقت یا کسی بھی مشکل کے وقت
جاگونہ جن کے پاس جایا کریں گے۔ وہ تم دونوں
قبیلوں کے لئے ہمارا نمائندہ ہوگا جو فیصلہ وہ کرے گا
اس پر دونوں قبیلوں کو راضی ہونا پڑے گا جو قبیلہ جاگونہ

جن کا فیصلہ منظور نہیں کرے گا یا اس کی عزت نہیں کرے گا اس قبیلے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔"۔۔۔۔ جاگونہ جن نے دوبارہ کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ہمیں منظور ہے۔ ہمیں منظور ہے۔"۔۔۔۔ سب جنوں نے جو ہر وقت کی جنگ سے اکتائے ہوئے تھے فوراً یہ بات منظور کر لی۔

"ٹھیک ہے اب تم اپنے اپنے علاقے میں پہنچ جاؤ۔ جاگونہ جن جلد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔"۔۔۔۔ جاگونہ جن نے کہا اور پھر اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔

کافی بلندی پر جا کر وہ سمٹا اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا جنگل کے باہر چلا گیا اور پہلے والے درخت پر جا کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے نہ صرف دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ رکوا دی تھی بلکہ ایک لحاظ سے پورے جنگل پر اپنی حکومت بھی بنا لی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب آسانی سے اسے دو سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق بھی معلوم ہو جائے گا اور وہ اس کا کانٹا بھی حاصل کر لے گا۔



جنوں کے دیوتا کی آواز اور پورے جنگل پر سرخ رنگ کا دھواں دیکھتے ہی تمام جنوں نے لڑائی بند کر دی اور پھر وہ تیزی سے اپنے اپنے علاقے میں پہنچ گئے۔ جنگل سے باہر جو جن بھاگ کر گئے تھے انہوں نے بھی یہ آوازیں سنی تھیں۔ اس لئے وہ بھی لڑائی رکتے ہی بھاگ بھاگ کر اپنے اپنے علاقے میں جانے لگے۔ آدھے گھنٹے سے پہلے ہی دونوں قبیلوں نے اپنے اپنے حصے پر پورا پورا قبضہ جما لیا۔ قبضہ کرتے ہی دونوں قبیلوں کے سردار دریا پر ایک دوسرے سے ملے اور انہوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔ اسی جن نے جس نے جاگونہ جن سے بات کی تھی سرداروں کو بتلایا کہ جاگونہ جن جنگل کے قریب ہی ایک بوڑھے پیپل کے درخت پر موجود ہے۔ چنانچہ دونوں قبیلوں کے سردار اپنے اپنے وفد کے ساتھ مل کر اس درخت کے پاس پہنچے جاگونہ جن درخت سے نیچے اتر آیا۔ دونوں سرداروں نے اس کی اس طرح تعظیم کی جیسے وہ ان کا سردار ہو۔ اب انہیں کیا معلوم کہ یہ تمام شرارت ہی جاگونہ جن کی تھی۔

جاگونہ جن دو دن دونوں قبیلوں میں ایک ایک دن مہمان رہا۔ ہر قبیلے نے اس کی دل کھول کر عزت کی۔ خوب جشن منائے۔

تیسرے دن اس نے دونوں قبیلوں کے بوڑھے جنوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان سے دو سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق پوچھا۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایک بوڑھا جن جنگل میں گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک کیکر کے دو سو سالہ پرانے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر لے آیا۔

درخت کو دیکھ کر جاگونہ جن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔اس نے اس کے تین چار کانٹے توڑ کر اپنے پاس رکھ لئے اور دونوں سرداروں کا شکریہ ادا کر کے واپس پلٹا۔ وہ بے حد خوش تھا کہ اس نے چھن چھنگلو کی طاقتوں کو ختم کرنے والا کانٹا حاصل کر لیا ہے۔



**چھن چھنگلو** پنگلو بندر کو ہمراہ لئے سرنگ کے راستے دروازے سے گزر کر جنگل میں آ گیا۔ اس دروازے کے باہر ایک کانٹوں بھری جھاڑی تھی۔ اس لئے کوئی بھی جنگل سے گزرتے ہوئے اس دروازے کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کیا وہ جن اسی جنگل میں رہتا ہے۔" ___ پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں رہتا تو اسی جگہ پر ہے مگر جن تو نظر نہیں آتے۔ اب اسے تلاش کیسے کریں۔" ___ چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بندر بابا سے پوچھ لو۔ وہ ضرور جنوں کو دیکھنے کی

ترکیب جانتے ہوں گے۔" ـــــ پنگلو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں پوچھنا ہی پڑے گا۔اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نظر نہیں آتا۔" ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے زمین پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور کرنے لگا۔

"بندر بابا بندر بابا مجھے بتلاؤ کہ میں اس ظالم جن کو کیسے دیکھوں۔" ـــــ وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بے حد طاقتیں دی ہیں مگر تم ان طاقتوں کو خود استعمال میں ہی نہیں لے آتے۔ تم ذرا سوچ لیا کرو پھر تمہیں سمجھ آجائے گی۔ اپنے دائیں ہاتھ کی چھٹی انگلی اپنی آنکھوں پر پھیر دو۔ تمہیں جن نظر آنے لگ جائیں گے۔ جس جن کو تم نے ختم کرنا ہے اس کا نام جاگونہ جن ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں پر اژدھے موجود ہیں اور سر پر بالوں کی جگہ سانپ اگے ہوئے ہیں اس



کے علاوہ تمہیں یہ بات بھی بتلا دوں کہ اس جن کا تعلق جنوں کے ظالم دیوتا چوڑم سے ہے۔ چوڑم دیوتا کا بت جاگونہ کے محل میں موجود ہے جب تک تم چوڑم دیوتا کے بت کو نہیں توڑو گے اس وقت تک ظالم جن ہلاک نہیں ہوگا۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ بندر بابا۔ آپ نے قدم قدم پر میری مدد کی ہے۔" ـــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ہاں اور سنو میں چالیس روز تک تمہیں نہیں مل سکوں گا۔ کیونکہ میں نے ایک چلّے کے لئے ایک خاص عبادت کرنی ہے۔ چنانچہ اس جن کے مقابلے میں تمہیں اپنی عقل استعمال کرنا ہوگی۔" ـــــ بندر بابا نے جواب دیا۔

"اچھا بابا۔ بس آپ میرے لئے دعا کرتے رہیں۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"میری تو ہر وقت دعا ہے بس تم اتنا یاد رکھنا کہ ہر مشکل کا حل تمہارے پاس موجود ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں اس کے متعلق علم ہو یا نہیں۔" بندر

بابا نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے بندر بابا کہ مجھے اپنی صلاحیتوں کا مکمل علم نہیں ہے۔ ہر بار نئے حالات سے واسطہ پڑتا ہے تو مجھے قدم قدم پر آپ کو تکلیف دینا پڑتی ہے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"اس میں بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی راز ہے۔ میں تمہیں ایک گُر کی بات بتلاؤں۔ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تم اپنے آپ سے پوچھ لیا کرو۔ تمہارا دماغ تمہیں خود بخود اس مسئلے کا حل بتلا دیا کرے گا۔" بندر بابا نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔" ——— چھن چھنگلو نے کہا۔ وہ اس بات پر بہت خوش ہوا۔

"اچھا اب تم ظالم جن کا مقابلہ کرو اور مجھے عبادت کرنے دو۔ خدا حافظ۔" ——— بندر بابا نے کہا اور پھر ان کی آواز آنی بند ہو گئی اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

پنگلو قریب بیٹھا بغور چھن چھنگلو کو گھور رہا تھا جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں وہ چونک پڑا۔



"کیا ہوا چھن چھنگلو۔" ——— پنگلو نے پوچھا۔

"بندر بابا نے سب باتیں بتلادی ہیں۔ اب میں جنوں کو باآسانی دیکھ سکتا ہوں۔" ——— چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"مگر میں کیسے دیکھوں گا۔" ——— پنگلو نے جواب دیا۔

"دیکھو میں کوشش کرتا ہوں کہ تم بھی جنوں کو دیکھنے لگ جاؤ۔" ——— چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ کی چھٹی انگلی کو اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرا۔ اب جو اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اسے جنگل کے درختوں پر خوفناک شکلوں کے جن بیٹھے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔ ان میں بچے بھی تھے بوڑھے بھی عورتیں بھی اور مرد بھی۔ چھن چھنگلو نے وہی انگلی پنگلو بندر کی آنکھوں پر بھی پھیر دی۔ اور دوسرے لمحے پنگلو بھی حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ اسے بھی جن نظر آنے لگ گئے تھے۔

"ارے یہ تو بڑی ہیبت ناک مخلوق ہے۔" ——— پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ مخلوق بے حد ہیبت ناک اور طاقتور ہوتی ہے مگر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ مخلوق بغیر کسی خاص وجہ کے انسانوں یا دیگر جانوروں کو کچھ نہیں کہتی۔ البتہ ان میں شیطان صفت جن بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ جاگونہ جن ہے ہم نے اس جن کا مقابلہ کرنا ہے۔" ــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر پنگلو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ پنگلو خاموشی سے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے جنوں کو دیکھتا ہوا چھن چھنگلو کے پیچھے چلتا رہا۔

چھن چھنگلو بڑے غور سے ان جنوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا مگر ان میں سے اسے کوئی جن ایسا نظر نہیں آرہا تھا جس کے کندھوں پر سانپ ہوں۔

چلتے چلتے چھن چھنگلو نے ایک بوڑھے جن کو دیکھا جس کی لمبی سی سفید داڑھی تھی۔ وہ ایک ٹنڈ منڈ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا نماز پڑھ رہا تھا۔ چھن چھنگلو اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ بوڑھے جن نے نماز پڑھنے کے بعد اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے سر جھکا کر کوئی چیز پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ
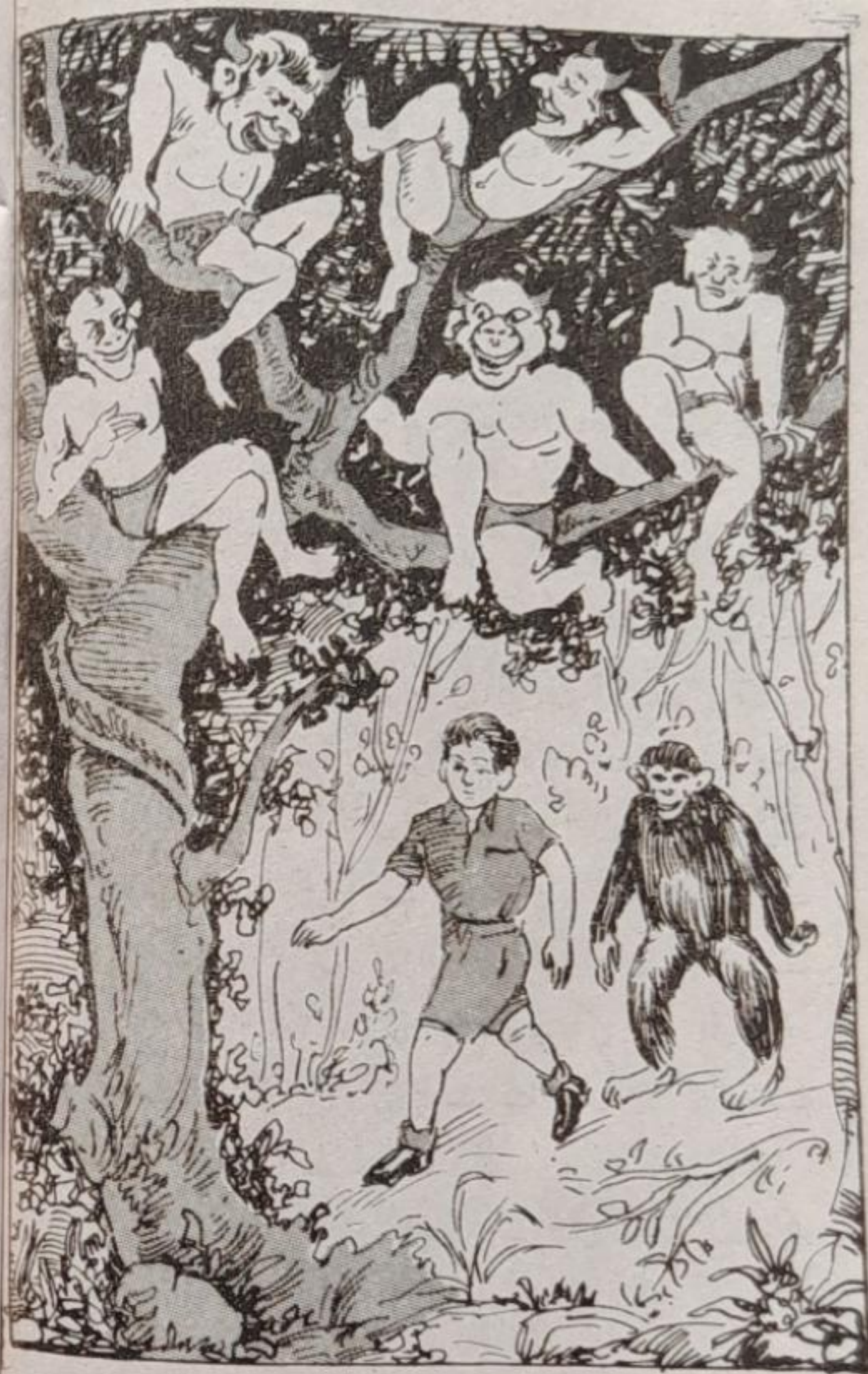
بوڑھا جن یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ اسے نظر نہیں آ رہا۔

''بزرگ بابا کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے بوڑھے جن کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ بوڑھا جن نہ صرف اس کی آواز سن رہا ہے بلکہ سمجھ بھی رہا ہے۔ بوڑھا جن اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ چھن چھنگلو واقعی اس سے مخاطب ہے یا کسی اور سے۔

''میں آپ سے بات کر رہا ہوں بزرگ جن اور میں آپ کو دیکھ بھی رہا ہوں۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تم کون ہو کیا تم بھی ہماری طرح جن ہو۔'' بوڑھے جن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں بابا میں انسان ہوں میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست چنگلو بندر ہے۔ مجھے بندر بابا کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں ظالموں کو ختم کر سکوں۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے تفصیل



سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اوہ پھر تو واقعی خوشی کی بات ہے ظالموں کو ضرور ختم ہونا چاہئے۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔'' ـــــ بزرگ بابا چونکہ نیک جن تھا اس لئے وہ خود بھی ظالموں کا خاتمہ چاہتا تھا۔

''میں جاگونہ جن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جس کے کندھے پر دو اژدھے ہیں۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''جاگونہ جن۔ وہ تو بے حد ظالم ہے چوڑم دیوتا کا خاص پجاری ہے۔ وہ تمہیں فوراً کھا جائے گا اس سے تو بڑے بڑے طاقتور جن کانپتے ہیں۔'' ـــــ بزرگ جن نے جواب دیا۔

''چونکہ وہ ظالم جن ہے اسی لئے میں اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بس اس کا پتہ بتلا دیں۔'' چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خدا تمہاری مدد کرے۔ یہاں سے سیدھے ایک میل آگے چلے جاؤ۔ جہاں جنگل میں تین درخت ایک دوسرے کے ساتھ ایسے ملے ہوئے نظر آئیں جیسے ہاتھ

کی تین انگلیاں ان درختوں کی جڑوں سے جاگونہ کے محل کو راستہ جاتا ہے۔ زمین کے اندر اس کا محل ہے۔''
بزرگ جن نے انہیں پتہ بتلاتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ بزرگ بابا۔''____چھن چھنگلو نے کہا اور پھر پنگلو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ بزرگ جن نے اسے آواز دی۔

''چھن چھنگلو ایک بات سنتے جاؤ۔''

چھن چھنگلو اس کی بات سن کر واپس پلٹ آیا۔

''جی بابا جی کیا بات ہے۔''____چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''سنو بیٹے۔ جاگونہ جن سے مقابلہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا کہ جب تک چوڑم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا جاگونہ جن نہیں مرے گا۔''____بزرگ بابا نے کہا۔

''بہتر بابا جی۔ میں اس بات کا خیال رکھوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔''____چھن چھنگلو نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔



تقریباً ایک میل چلنے کے بعد اس نے دور سے تین درختوں کو اکٹھے ملے ہوئے دیکھ لیا۔ اسی لمحے پنگلو نے بھی ان درختوں کو دیکھا اس نے چیخ کر چھن چھنگلو سے کہا۔

''دیکھو چھن چھنگلو وہ تین اکٹھے درخت۔''

''ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ اب میں یہیں رکتا ہوں تم جا کر ان درختوں کا جائزہ لے آؤ۔''____چھن چھنگلو نے اسے ہدایت کی اور پنگلو خوشی سے اچھلتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

**جاگونہ جن** مستی میں جھومتا گاتا اپنے محل کی جانب اڑتا چلا جا رہا تھا وہ بے انتہا خوش تھا۔ اس کے کاندھوں پر موجود خوفناک اژدھے بھی اس کی خوشی میں خوش تھے اور اپنی دو شاخہ زبانیں باہر نکال نکال کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ جاگونہ نے ایک اژدھے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے چمکارتا ہوا بولا۔

''صرف تھوڑی دیر کی بات ہے میرے دوست اور پھر تازہ خون ہوگا اور ہم ہوں گے۔ تم پیٹ بھر کر خون پینا اور میں گوشت اور ہڈیاں کھاؤں گا۔''—— دونوں خوفناک اژدھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی اور گول گول آنکھیں بند کر لیں اور وہ بھی مستی میں جھومنے لگے اور



جاگونہ کے اڑنے کی رفتار میں مزید تیزی آ گئی۔

اور وہ عین اس وقت واپس اپنے محل میں پہنچ گیا جب چھن چھنگلو بزرگ بابا سے باتیں کر رہا تھا۔ جاگونہ جن جنگل کی دوسری طرف سے آیا تھا۔ اس لئے اس نے چھن چھنگلو کو نہیں دیکھا تھا۔ محل میں پہنچ کر وہ سب سے پہلے چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے پہنچا اور کیکر کے کانٹے سامنے رکھ کر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

''چوڑم دیوتا میں کانٹے لے آیا ہوں مجھے بتلاؤ کیا یہ کانٹے صحیح ہیں۔''—— جاگونہ جن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد چوڑم دیوتا کی آواز سنائی دی۔

''ہاں جاگونہ جن یہ کانٹے ٹھیک ہیں اور دوسری بات یہ کہ چھن چھنگلو تمہارے محل کے قریب پہنچنے والا ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔''—— چوڑم دیوتا نے بتلایا۔

''بہت اچھا دیوتا میں ہوشیار ہوں۔ آنے دو اس حقیر بونے کو میں اسے تمہاری بھینٹ چڑھاؤں گا۔'' جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے کانٹے اٹھا کر اپنے پاس حفاظت سے رکھ لئے اور خود محل کے

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ دروازے کے قریب نہیں پہنچا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سا بندر دروازے سے اندر جھانک رہا ہے۔ بندر کو دیکھ کر وہ بے حد حیران ہوا کیونکہ آج تک اس کے خفیہ دروازے میں کوئی بندر داخل نہیں ہوا تھا۔ جاگونہ جن بندر کو دیکھتے ہی تیزی سے ایک ستون کی آڑ میں ہوگیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ بندر کون ہے اور کیوں اس کے محل میں جھانک رہا ہے۔ اسے یہ بھی خیال آرہا تھا کہ چھن چھنگلو کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں اس لئے کہیں وہ بندر کے روپ میں نہ آیا ہو۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ بندر چھن چھنگلو کا ساتھی پنگلو ہے۔

پنگلو دراصل محل کا جائزہ لینے آیا تھا۔اس نے جب دروازے سے جھانکا تو اسے جاگونہ جن نظر نہیں آیا تھا کیونکہ وہ اس وقت ستون کی آڑ میں تھا۔ چنانچہ پنگلو خاموشی سے دروازے میں داخل ہوا اور اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا پھر جیسے ہی وہ اس ستون کے قریب پہنچا جس کے پیچھے جاگونہ

جن موجود تھا۔ جاگونہ جن نے اچانک جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے پنگلو بندر اس کے ہاتھ میں لٹک رہا تھا۔ پنگلو اچانک اس افتاد پر گھبرا گیا اور جب اس نے جاگونہ جن کو دیکھا تو وہ اس کے کندھوں پر موجود اژدھوں سے خوفزدہ ہوگیا۔

''چھن چھنگلو کے بچے تم جاگونہ جن کو کیا سمجھے ہو۔ میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ یاد رکھو گے۔''____جاگونہ جن نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پھرتی سے جیب سے کیکر کا کانٹا نکالا اور بندر کی پنڈلی میں چبھو دیا۔ کانٹا پنگلو کے جسم میں اتر گیا اور پنگلو کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

''ہا۔ ہا۔ اب چیختے ہو۔ بندر کا روپ بدل کر مجھے دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ دیکھا میں نے اس کانٹے کو چبھو کر تمہاری تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی ہیں۔'' جاگونہ جن نے اپنی کامیابی پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پنگلو کو نیچے فرش پر ڈال دیا۔

پنگلو کو جیسے ہی اس نے چھوڑا پنگلو اچھل کر دروازے کی طرف دوڑا مگر جاگونہ جن ظاہر ہے اسے



کہاں جانے دیتا۔ اس نے تیزی سے اسے جھپٹنا چاہا مگر اب پنگلو بھی ہوشیار ہوچکا تھا اس نے زور سے چھلانگ ماری اور اچھل کر دس قدم دور جا کھڑا ہوا۔ جاگونہ جن یہ صورت حال دیکھ کر دروازے کے سامنے جم گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پنگلو باہر نکل جائے۔ ادھر پنگلو نے جاگونہ جن کو سزا دینے کی ٹھان لی کیونکہ اس نے اس کی پنڈلی میں کانٹا چبھویا تھا۔ چنانچہ وہ آہستہ آہستہ جاگونہ جن کے قریب آنے لگا پھر جاگونہ جن جیسے ہی اسے پکڑنے کے لئے جھپٹا پنگلو نے چھلانگ ماری اور اس کی ٹانگوں کے درمیان سے نکلتا چلا گیا۔ جاگونہ جن تیزی سے پلٹا اور پنگلو جو نجانے کیا کرنا چاہتا تھا اچانک تیزی کی وجہ سے سامنے کی دیوار سے بری طرح ٹکرا گیا۔ دوسرے لمحے جاگونہ جن نے اس کی گردن پکڑ لی اور پوری قوت سے اس کی گردن مروڑ دی اور پنگلو کے منہ سے دردناک چیخ نکل گئی۔

**چھن چھنگلو** درختوں کے قریب رک گیا تھا اور
اس نے پنگلو کو جاگونہ کے محل کا جائزہ لینے کے لئے
بھیجا تھا مگر جب کافی دیر ہو گئی اور پنگلو واپس نہ آیا
تو اسے بے حد تشویش ہوئی۔ اس نے منہ میں بڑبڑا کر
اپنے آپ کو غائب کر لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے وہ
پلک جھپکنے میں جاگونہ جن کے محل میں پہنچ گیا۔ پھر
جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں وہ بری طرح اچھل پڑا
کیونکہ اس وقت جاگونہ جن پنگلو کی گردن مروڑنے ہی
والا تھا۔ چھن چھنگلو نے فوراً ہی اس کی طرف اپنا
ہاتھ اٹھایا اور جیسے ہی اس کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ اسی
لمحے جاگونہ جن نے پنگلو کی گردن مروڑ دی مگر چھن



چھنگلو کے ہاتھ اٹھاتے ہی جاگونہ جن کی قوت زائل
ہو گئی۔ اس لئے وہ پوری طرح پنگلو کی گردن نہ مروڑ
سکا۔ مگر چونکہ وہ جن تھا اس لئے پنگلو کی گردن خاصی
دب گئی تھی اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی۔ پھر
جیسے ہی جاگونہ کی قوت سلب ہوئی پنگلو اس کے ہاتھ
سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی پنگلو تیزی سے اٹھا
اور اس نے اپنی گردن سہلانی شروع کر دی اور پھر
بھاگ کر ادھر آ گیا۔ جدھر چھن چھنگلو موجود تھا کیونکہ
اب وہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

جاگونہ جن بالکل اسی پوزیشن میں بت بنا کھڑا تھا
جس پوزیشن میں وہ پنگلو کی گردن مروڑ رہا تھا۔
جاگونہ جن کے کندھوں پر موجود اژدھے اور سر پر موجود
سانپ بے چینی سے ادھر ادھر سر مار رہے تھے۔

''اب بتلاؤ ظالم جن تمہیں کیا سزا دی جائے۔ تم
نے انسانوں پر بے پناہ ظلم ڈھائے ہیں۔ تم جیسے جنوں
کو اس زمین پر زندہ نہیں رہنا چاہئے۔''ـــــ چھن
چھنگلو نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مم، مم مجھے معاف کر دو۔ عظیم چھن چھنگلو۔ میں

آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ میں توبہ کرتا ہوں۔"
اچانک جاگونہ جن کی زبان حرکت میں آگئی اور اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں تم ظالم ہو، مکار ہو اور تم صرف وقتی طور پر اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کر رہے ہو۔"____ چھن چھنگلو نے کہا۔

"میں چوڑم دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔"____ جاگونہ جن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کی صرف زبان حرکت کر رہی تھی باقی جسم ابھی تک اسی پوزیشن میں ساکن تھا۔ جس پوزیشن میں وہ پنگلو کی گردن مروڑ رہا تھا

"تمہارا چوڑم دیوتا بھی ظلم کا دیوتا ہے اسے بھی ختم کرنا ہے۔ اس لئے چوڑم دیوتا کی قسم میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔"____ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"اس نے مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی چھن چھنگلو اسے معاف بالکل نہ کرنا۔"____ پنگلو جو اب تک خاموش کھڑا اپنی گردن سہلا رہا تھا اچانک بول



پڑا۔

"مجھے معاف کر دو۔ تمہیں اپنے اللہ کا واسطہ مجھے معاف کر دو۔"____ جاگونہ جن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا ہے۔ اس لئے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے دو شرطیں ہوں گی۔"____ چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔"____ جاگونہ جن نے جواب دیا۔

"پہلے شرطیں سن لو پھر فیصلہ کرنا۔"____ چھن چھنگلو نے سنجیدگی سے کہا۔

"پہلی شرط تو یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ کلمہ پڑھو اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ تم آئندہ کسی انسان یا جن پر ظلم نہیں کرو گے۔ اسے ناجائز طور پر تنگ نہیں کرو گے۔"____ چھن چھنگلو نے پہلی شرط بتلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔"____ جاگونہ جن نے فوراً کہا اور پھر اس نے باقاعدہ کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھنے کے بعد

اس نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر وعدہ کیا کہ وہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کرے گا۔''

''اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس ظالم چوڑم دیوتا کا بت توڑ دو۔''------ چھن چھنگلو نے کہا۔

''مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد اب میرا چوڑم دیوتا سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا مگر......''------ جاگونہ جن اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

''مگر کیا۔''------ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

''چوڑم دیوتا بے حد طاقتور اور ظالم ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ اس کو توڑنے کے لئے ہمیں چاند کی چودھویں رات کا انتظار کرنا پڑے گا۔''------ جاگونہ جن نے جواب دیا۔

''وہ کیوں۔''------ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''اس لئے کہ چاند کی چودھویں رات کو چوڑم دیوتا کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اور اس وقت وہ ایک عام بت ہوتا ہے۔ ایک بچہ بھی اسے توڑ سکتا ہے۔ چاند کی چودھویں رات کل ہے اس لئے ہمیں کل رات



تک انتظار کرنا پڑے گا۔''------ جاگونہ جن نے کہا۔

''اگر ہم اسے آج ہی توڑنا چاہیں تو پھر کیا ہوگا۔'' چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''چوڑم دیوتا بدروحوں اور بلاؤں کا دیوتا ہے۔ اس کے قبضے میں دس لاکھ بدروحیں اور دس لاکھ خوفناک بلائیں ہیں ہمیں ان سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جب یہ سب بلائیں ختم ہو جائیں گی پھر ہم چوڑم دیوتا کو مار سکیں گے۔''------ جاگونہ جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔''------ چھن چھنگلو نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پھر ہمیں کیا ضرورت ہے اتنا درد سر مول لینے کی۔ کل رات چاند کی چودھویں ہے کل رات تمام بلائیں اور بدروحیں دوسری دنیاؤں کی سیر کو چلی جاتی ہیں اور چوڑم دیوتا بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہم بڑے اطمینان سے اسے ایک ہی ضرب مار کر توڑ سکتے ہیں۔''------ جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے تم نے کلمہ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی ہے اس لئے میں تم پر اعتبار کرتا ہوں مگر یاد رکھنا اگر تم نے مکاری کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر جھٹکے سے نیچے کر لیا اور جاگونہ جن کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"بہت بہت مہربانی چھن چھنگلو اب تم میرے مہمان ہو۔ آؤ میں تمہاری خاطر مدارت کروں۔" ــــ جاگونہ جن نے ان کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمیں خاطر مدارت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ہمیں چوڑم دیوتا کا بت دکھلا دو تاکہ ہمیں پتہ تو چلے کہ کون چوڑم دیوتا ہے۔" ــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"آؤ میرے پیچھے چلے آؤ۔" ــــ جاگونہ جن نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بہت بڑے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ہال کا دروازہ کھول کر جاگونہ جن انہیں اندر لے گیا۔ اس ہال کے درمیان میں ظالم چوڑم دیوتا کا بہت



بڑا اور بے حد خوفناک بت تھا۔ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں دروازے کے قریب کھڑے حیرت سے اس خوفناک بت کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے اندر آنے پر جاگونہ جن نے دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر وہ یوں چھن چھنگلو کے قریب دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ جیسے ایک ہی حالت میں کھڑے کھڑے تھک گیا ہو۔ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں اس خوفناک بت کو دیکھنے میں محو تھے۔ انہیں جاگونہ جن کے بیٹھنے کا احساس تک نہیں ہوا۔

ادھر جاگونہ جن نے نیچے بیٹھتے ہی بڑی احتیاط سے جیب سے کیکر کا ایک کانٹا نکالا اور پھر پوری قوت سے چھن چھنگلو کی پنڈلی میں گھونپ دیا۔

چھن چھنگلو بری طرح اچھلا۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کی پنڈلی پر کسی ـــ، سوئی چبھو دی ہو۔ اسی لمحے جاگونہ جن پھرتی سے اٹھا اور پھر اس نے پلک جھپکنے میں چھن چھنگلو کی گردن ایک ہاتھ میں پکڑ لی۔

"ہا، ہا، ہا۔ دیکھا چھن چھنگلو۔ میں نے تمہاری تمام طاقتیں سلب کر دی ہیں۔ اب میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ قیامت تک لوگ اس کی مثالیں دیں

گے۔'' ـــــ جاگونہ جن نے خوفناک قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو حیران تھا کہ اچانک اس جن کو کیا ہو گیا۔ اس نے جاگونہ جن کو بے بس کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہا مگر دوسرے لمحے جب اسے یہ احساس ہوا کہ واقعی اس کی تمام طاقتیں سلب ہو گئی ہیں تو خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

''مگر تم تو مسلمان ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی تھی۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں یہ سب مکاری تھی اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم مجھے کبھی نہ چھوڑتے۔'' ـــــ جاگونہ جن نے کہا۔

اور پھر اس نے کمرے میں موجود ایک موٹی سی رسی سے چھن چھنگلو کو اچھی طرح باندھ دیا۔ اب چھن چھنگلو بالکل ہی بے بس ہو گیا تھا۔ پراسرار طاقتوں کے بغیر تو وہ جاگونہ جن کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ادھر بندر بابا بھی عبادت میں مصروف تھے۔ اب تو چھن چھنگلو کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔



جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو اچھی طرح رسی سے باندھ کر چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے ڈال دیا۔

''بہت خوب میرے پجاری جاگونہ جن تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ میں تمہاری طاقت میں اور اضافہ کروں گا۔'' چوڑم دیوتا کے حلق سے خوفناک آواز نکلی۔

''میں اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر اپنے سانپوں کو کھلاؤں گا اور اس کا خون تمہاری زبان پر مل دوں گا چوڑم دیوتا۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔'' ـــــ جاگونہ جن نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الماری سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم کا کلہاڑا نکالا اور چھن چھنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کلہاڑا فضا میں بلند کیا اور چھن چھنگلو نے موت کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب موت اسے یقینی نظر آ رہی تھی اور پھر جاگونہ جن کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا اور دوسرے لمحے ہال دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو
کے حیرت انگیز کارنامے

# چھن چھنگلو اور جاگونہ جن

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

**کیا** چھن چھنگلو جاگونہ جن کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ——؟

**کیا** پنگلو چھن چھنگلو کو مرتا دیکھ کر خاموش کھڑا رہا ——؟

**کیا** بندر بابا نے چھن چھنگلو کی کوئی مدد نہیں کی ——؟

**کیا** چھن چھنگلو ظالم جن اور خوفناک دیوتا کے خلاف کچھ کر سکا ——؟

مکار بڑھیا کا بھید کیسے کھلا ——؟

انتہائی عجیب و غریب دلچسپ اور انوکھا ناول

آج ہی اپنے قریب ترین بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کا نیا شاہکار کارنامہ

# بھوت حویلی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بھوت حویلی جو واقعی بھوتوں کا مسکن تھی۔

فیصل شہزاد اور ڈریکولا نے بھوت حویلی کے بھوتوں سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا۔

بھوت حویلی کا راز کیا تھا ——؟

**کیا** فیصل شہزاد اور ڈریکولا بھوتوں پر قابو پانے میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

بچّوں کے لئے خوبصورت اور دلچسپ ناول

# دریا کی شہزادی

یوسف برادرز
پاک گیٹ۔ ملتان